

"پاکستان ایک مضبوط ملک ہے"

انہائی منظم طریقے سے ملک میں غیر یقینی کی صورتحال پھیلائی جا رہی ہے۔ منصوبہ بندی سے ہر طرف ٹکراؤ کی کیفیت کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے کہ آنے والے محوں میں کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ عام لوگوں کے اندر مایوسی پھیلانے کا ہر طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ غور فرمائیے تو اس صورتحال کو پیدا اور بڑھا وادینے میں فریقین صاف نظر آ جاتے ہیں۔ غیر ملکی وقتیں جو اس ملک کی ترقی کو ہر قیمت پر وکنا چاہتی ہیں۔ ہندوستان اور افغانستان پیش پیش ہیں۔ انڈیا کے چند سیاسی رہنماء تو سر عام دعوے کر رہے ہیں کہ پاکستان سے فیصلہ کن جنگ کرنے کی بھرپور تیاری کرچکے ہیں۔ افغانستان کا ہمارے ملک کے متعلق زہر اور کینہ چودہ اگست 1947 سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ ہم جو مرضی کر لیں، جتنی مرضی بارکابل کے دورے کر لیں، یہ نفرت کم نہیں ہو گی۔ ہمارے ملک کو عدم استحکام کی طرف لیجانا ان دونوں ممالک کا حتمی ایجاد ہے اور آج تک یہ دشمن ممالک مکمل طور پر ناکام ہیں۔

غیر یقینی صورتحال کو ہوادینے والے ہمارے ملک کے چند سیاستدان، دانشور، مخصوص این جی اور چند میڈیا ہاؤس شامل ہیں۔ ان تمام کے اپنے اپنے مقاصد ہیں مگر اس منفی کام کیلئے انہیں محیر العقول حد تک بھاری رقم تقسیم کی گئی ہیں اور یہ عمل آج بھی جاری ہے۔ یہ مال و سائل بھی ہندوستان اور دیگر ممالک سے مہیا کیے جا رہے ہیں۔ چند سیاستدان جمہوریت کو بچانے اور مضبوط کرنے کے نام پر انتشار پھیلارہے ہیں۔ انکے عملی تانے بانے ملک دشمن قوتوں سے ملے ہوئے ہیں اور اب یہ بات مکمل طور پر کھل چکی ہے۔ اگر بھارتی میڈیا پر را کے ریٹائرڈ افسران اور سیاسی نیتا یہ فرمائے ہیں کہ ہم نے پاکستان میں فلاں سیاسی شخصیت پر بہت محنت کی ہے اور وہ ہمارا سرمایہ ہے، تو فوراً معاملہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔ مگر صرف "ٹاک شوز" کی بنیاد پر کسی بھی سطح کے سیاستدان کو ملک دشمن نہیں سمجھتا۔ اصل کہتہ تو ان عوام دین کا عملی رو یہ ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انکے سیاسی کردار پر دشمن کے گھرے سائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ دکھ اس بات کا بھی ہے کہ وہ لیڈ راپنی پوزیشن کو واضح کرنے کی بجائے مزید غیر واضح کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس میں سچ کتنا ہے اور فریب کتنا ہے۔ اسکا فیصلہ آنے والا وقت کریگا اور ضرور کریگا۔ تاریخ کا کوڑے دان بے حد ظالم عضر ہے۔ ہمارے چند میڈیا گروپ بھی اس بھی انک کھیل کا حصہ بن چکے ہیں۔ جب ان سے غیر ملکی فنڈنگ کے متعلق سوال پوچھا جاتا ہے تو جواب ہیران کن حد تک ادنی ہے۔ کہا جاتا ہے، اگر الزام درست ہے تو ثابت کریں۔ کیا پوری دنیا میں خفیہ اداروں سے رقم اور دیگر وسائل کی تسلیں کسی رسید کے ذریعے ہوتی ہے۔ لازم ہے کہ "را" یا کوئی اور ادارہ ہمارے اندر انتشار پھیلانے کیلئے رقم ایک سٹریفیکیٹ کے ساتھ تو نہیں دیگا۔ مگر عملی رو یہ سب کچھ بتا دیتا ہے۔ وقت گواہی دیتا ہے کہ کون کس دشمن کی زبان بول رہا ہے۔ چند دانشور بھی جمہوریت، غداری، بگلہ دیش، مارشل لاء اور ملکی اداروں پر حقائق کو اس صفائی سے تڑوڑ مڑوڑ کر پیش کرتے ہیں کہ عام آدمی کو سچ معلوم ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں 1970 کا ایکیشن اور پھر بغاوت، ایک طویل دورانیے کی منفی محنت بلکہ ریاضت کا چھوٹا سا حصہ تھا۔ ہمارے فوجی اور جمہوری قائدین وقت پر دشمن کی چال کو بھانپ نہ سکے۔ مگر آج صورتحال بالکل مختلف ہے۔ مقتدر اداروں کو مکمل طور پر پتہ ہے کہ کون سا "قلمی فرماق"

یافریق" کس دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

چند رین جی اوز بھی بیرونی فنڈ نگ کی آلہ کار ہیں۔ بیس برس پہلے بلوچستان میں تعیناتی کے دوران ایک غیر ملکی این جی اور کی خواتین لور الائی آئیں۔ ظاہری مقصد تو بڑا بھلا سامعوم ہوتا تھا۔ قبائلی علاقوں میں خواتین کے حقوق کی پاسداری۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اسکی کلیئرنس پتہ نہیں کیسے کر دی۔ یہ آج تک میرے لیے سوال ہے۔ طالب علم اس ضلع میں پولیسکل ایجنسٹ تھا۔ این جی اور کی خاتون نے قبائلی علاقوں میں عورتوں پر مظالم اور ناصافی پر دھواں دار تقریر کی۔ مقامی شرکاء کو شمولیت کیلئے پیسے بھی دیے گئے۔ میرے لیے یہ سب کچھ جیرا انگی اور باعث تشویش تھا۔ خیر معاملہ کی تحقیق کروائی تو حیران کن حقائق سامنے آئے۔ این جی اور کا تعلق کینیڈا سے تھا۔ چلے مان لیتے ہیں کہ کینیڈا کو ہمارے قبائلی علاقوں میں خواتین کے حقوق پر کافی تشویش ہے۔ ویسے یہ بھی محض سراب ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ این جی اور کی تمام خواتین و مرد، کینیڈا یونیورسٹی شہریت کے مالک تھے۔ مگر ان سب کا پہلا وطن "ہندوستان" تھا۔ تقریباً بیس برس پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ کیا یہ محض اتفاق تھا کہ ہندوستان سے تعلق رکھنے والے افراد، بلوچستان کے طول و عرض میں انسانی حقوق کی بحالی کیلئے آرہے تھے۔ ہرگز نہیں۔ ایکنڈا اصرف یہ تھا اور ہے کہ بلوچستان کے تمام علاقوں میں ایک نیٹ ورک ترتیب دیا جائے اور پھر دہشت گردی کو ہوادی جائے۔ مگر افسوس کی بات یہ کہ اس طرح کے غیر ملکی اداروں کا بلوچستان میں آنا جانا مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا۔ نتائج سامنے ہیں۔ باقائدہ ایک منظم طریقہ سے بلوچ علاقوں میں نوجوانوں کے ذہنوں کو تبدیل کرنے کا مواد فراہم کیا گیا۔ پیسے اور تھیار دیے گئے اور خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے دفاعی اداروں نے اس کوشش کو بھی ناکام بناؤالا۔

بات غیر یقینی کی ہو رہی تھی۔ عناصر پر تفصیل سے عرض کرنا ایک کالم کی چند سطروں سے باہر کا معاملہ ہے۔ مگر چند زمینی حقائق کو بیان کرنا بھی آزحد ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ پاکستان ایک انتہائی مضبوط اور اہم ملک ہے۔ جذباتی بات نہیں کر رہا۔ نہ ہی یہ عرض کر رہا ہوں کہ اندر ورنی اور بیرونی مشکلات موجود نہیں ہیں۔ مگر مسائل توہر ملک میں ہوتے ہیں۔ ان سے مضبوط ملک کمزور نہیں ہوتے بلکہ انہیں حل کرنے کے بعد مزید مستحکم ہو جاتے ہیں۔ جب ہم مضبوطی اور طاقت کی بات کرتے ہیں تو اکثر لوگ دفاعی اداروں کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔ انکا تجزیہ بھی درست ہے۔ مگر سب سے زیادہ اہمیت "آئین" کو دیتا ہوں۔ ہم وہ خوش قسمت ملک ہیں جنکے پاس ایک "غیر تنازعہ" آئین موجود ہے۔ یہ غیر معمولی بات ہے۔ مطلب یہ کہ ہمارے پاس اپنے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک مستند ترین دستاویز موجود ہے۔ طاقتور ہونے کی یہ وہ بنیاد ہے جو تمام ممالک کے پاس موجود نہیں ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ آئین کی حفاظت کیلئے مضبوط عدالتی موجود ہے جو آہستہ آہستہ دباؤ سے نکل کر آزاد فیصلے کرنے کی استطاعت حاصل کر چکی ہے۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ عدالتی کو بے حد دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ کبھی یہ ادارہ مصلحت کے تحت جھک گیا۔ مگر چند برسوں سے ایسے لگ رہا ہے کہ عدالتی ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو چکی ہے۔ میرٹ پر فیصلے ہو رہے ہیں۔ کبھی کبھی تو یقین نہیں آتا کہ زمینی خداوں کو اپنی خدائی کے دوران ہی احتساب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ حد درجہ ثبت بات ہے۔ شاہد آپ کو یقین نہ آئے۔ دنیا کے نوے فیصد ملکوں کے پاس آزاد عدالتی کا ادارہ موجود نہیں ہے۔ خیر سے مسلم ممالک میں تو اسکا وجود ہی نہیں ہے۔ ابھی ہم "آزاد عدالتی" کے عادی نہیں ہیں۔ لہذا معمول کی نئتے چیزیں جاری

ہے جو تھوڑے عرصے کے بعد ختم ہو جائیگی۔ لیکن ایک مضبوط عدالیہ ہمارے ملک کے بدن میں خون کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالات دن بدن بہتر ہونگے۔ اعلیٰ عدالیہ کی فعالیت اور شفافیت کے بعد ضلعی عدالیہ کو بھی اپنے آپ کو ہر قسم کے اثر سے باہر نکلنا ہوگا۔ طالب علم کی نظر میں ضلعی عدالیہ، انصاف کے نظام کی ریٹھ کی ہڈی ہے۔ تیسرا بات یہ کہ ہمارے پاس ایک پارلیمنٹ اور قدرے مضبوط سیاسی نظام موجود ہے۔ آپ میری بات سے شائد متفق نہ ہوں۔ مگر تمام غلطیوں اور کوتا ہیوں کے باوجود پاکستان ایک ایسا ملک ہے، جہاں سیاسی اختلاف رائے کی بھرپور اجازت ہے۔ پارلیمنٹ میں سخت ترین جملوں کے تبادلے کے باوجود، سیاستدان، قومی مسائل پر کیسو ہو جاتے ہیں۔ قومی سطح کے معاملات میں ہماری پارلیمنٹ اور سیاستدانوں نے اپنا ثابت کردار بھرپور طریقے سے ادا کیا ہے۔ انکی معاونت اور تائید نے دفاعی اداروں کو وہ قانونی چھت فراہم کی، جس سے ہم دہشت گردی کے عفریب سے لڑنے میں کامیاب ہوئے۔

جزئیات میں جانہیں سکتا کیونکہ کالم میں سب کچھ سمو یا نہیں جاسکتا۔ ہمارے دفاعی ادارے بے حد طاقتور ہیں۔ ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ہماری ایسی طاقت بے حد موثر اور جامعہ ہے۔ دنیا کے چار پانچ کے علاوہ ملک گن کرتا ہے۔ جنکے پاس بین الاقوامی مزائل سسٹم موجود ہو۔ خدا کے فضل اور ہمارے سائنسدانوں کی محنت کی بدولت ہم ان ممالک میں سرفہرست ہیں جو اس قوت کے حامل ہیں۔ چند کلومیٹر تک وار کرنے والے ایسی ہتھیار کتنے ممالک کے پاس ہیں۔ دو یا چار۔ ہم اس طاقت سے بھی مالا مال ہیں۔ ایک انتہائی مضبوط فوج اور جدید ترین ہتھیار ہمارا وہ اٹا شہ ہیں جو ہمارے دشمنوں کو کسی بھی حرکت سے روک سکتا ہے۔ کوئی جذباتیت نہیں پھیلا رہا۔ اندیسا کا ایک ایک انج ہمارے ایسی میزائیلوں کی ذرپر ہے اور وہ یہ سچ جانتے ہیں۔ معاشی مسائل ضرور ہیں۔ مگر یہ سارے حل ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے کئی ملک معاشی مسائل کا شکا ہوئے۔ انکی کرنی نیچ گئی۔ مگر وہ اپنی عالمی معاشری منصوبہ بندی کے تحت دوبارہ پیروں پر کھڑے ہو گئے۔ ترکی اور ملیشیاء اسکی زندہ مثالیں ہیں۔ اغیار اور انگی کٹھ پتیلوں کی ادنی کوششوں کے باوجود، پاکستان عدم استحکام کا شکار نہیں ہوا ہا۔ بلکہ روز بروز مزید طاقتور اور مستحکم ہو رہا ہے۔ دشواریوں کے باوجود پاکستان ایک مضبوط ملک ہے اور آنے والے وقت میں یہ ایک بین الاقوامی طاقت بننے کی استطاعت رکھتا ہے۔ تمام دشمن اسے ملک بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ جرات بھی نہیں کر سکتے!

راوِ منظر حیات

